



فشیروان بن عیسیٰ متاع خانم
با خانم پیرزاده فشیروان
تو بیت بلا توریه انجیل بنجیل
محبوبان من و سبب مراد

۱۲

مورخہ ۳۰ - جمادی الاول ۱۲۹۱ھ بحرقی

جلد

نجم

بعد حمد و ثناء کو ثابقان حق پسند کو بشدت دلائبان راہ ہدایت کو اشارہ
ہو کہ پرنچہ ہزار مرہ ہجرت کی جانب سے مضمون میں تین مرتبہ ۵-۱۵-۲۵
کو چمکیر جلویہ شامت پاتا ہر مقصود اسکا اجر سے حقیقت دین اسلام طاک
کرنا ہوا وہ مخالفان اسلام کو اعتراضات سے بھاگی تر دید قیمت اسکی یہ پیشگی
چارہ دہ ۲۲ م ۳ محصولہ کی ستر ستر ہوا بعد المصاحف گوشت انگریزی
اوندہ اچکان گریسی بیعتہ پیشگی ۲۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دینی قیمت سے بھاگی
مضامین مفید متن اور مضمون خامنیا جرت امر فی سطر طبع ہر گاہ جملہ خط و کتابت
و اسائن قیمت پر چہ ہزار روپیہ اسکی آرڈر وکٹ نصف نہ نام رقم ہونی چاہیے

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

بشارت نیشل موسیٰ

بسیار ساله منبر که تصنیف در جوانی رگه لطمه زنی مولانا مولوی جبر افضلی صاحب
مخطوطات عالی که به واسطه بیان نهایت عمق و طبع سوگزیار بواسطه سنگین ثبوت نبوت
آنحضرت مسلم نهایت تحقیق بر کی گشتی هر دو را نگریزمی فارسی و عبرانی جمله این مجسمه
نقل بر زمین بر صاحب کو خریه اری اسکو مکتور به و ده بارسانی قیمت اهرس

محمولند اک طلب فرما دین فقہا الشہرہ علیہ السبب کثرتی

قبول اسلام

انجام جام جهان نما گایان ہر کہ اندون بنگالہ میں جناب کپتان
کیسبل صاحب حضرت رحمان کی ہدایت فیضی سے شرف بہ اسلام ہو

فَقَضَىٰ

صلب تدین سرور قلم ازین کہ الحال بکثرت مال بان یجد و پانچ
آبائو مذہب سے کناہ کر کے شرف باسلام ہو زمین اس لئے کئی ایک
انکی مخفی باتیں ظہور میں آتی ہیں کہ جسے برہمن قوم کا ضرر و فہار
دیسوں کی نگاہ سے گہٹا ہو فقط ہر حدیقہ الاخبار

یلدرمی صاحبون کو محنت کی ہر راوی

جو لوگ اپنی مذہب کو ایک عمر نذر کر چکے ہیں اور جنکو سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے انگریزی پادریوں کی کوششوں سے ایک مذہبی خوف لگا رہا ہے اور مخالف اس خبر کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے مگر جو صاحب باقمند پیر پٹ نے لکھی ہے وہ مکمل ترین کہ ہندوستان کے تینوں ایشیائی (جسٹس) اہم مقامات پادری مشہور ہیں اس باب میں متفق ہیں کہ اس وقت

اوس سچا پیر ہے سدا پیدا ہو کوی یہ کہہ کر کہ غرویدی
گور کوئی نہ کیوں ہو پیدا ہو کوی سمجھا کہ خدقین میں ہے
جس نے نیکی کی سڑک کا ہوتا ہے خدقون ہے میں یہ سڑک کیسے
نہ کہ گرنے کو میں ہو پیدا

خداوند تو ہمارے ان گم گشتہ بہائیوں کو بدی کی خدق
سے بچا اور اپنے نیکی کی سڑک پر چلاتا کہ یہ منزل مقصود
میں تیرے رسول پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
طفیل ہو چکر تیرے برگزیدہ امت محمدی کے ساتھ دارالسلام
میں آرام پاویں آمین۔ راقم خیر خواہ نیک و بد میرا موجد
خاموشی میں رضا

خوشی صورت تصویر کیوں ہو: نگاہ ناز و انگیز کیوں ہے
واضح ہو کہ ملک پنجاب اور ہندوستان میں حضرات پوادر
صاحبان کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا کہ کتاب نیاز نامہ
لا جواب ہو مگر بہت دنوں سے کتاب مذکور کے جواب
میں ایک رسالہ الموسوم رقیۃ الوداد جناب امام فن الملکت
سید محمد ابو المنصور صاحب دہلوی نے ارقام فرمایا ہے سو
وہ جواب بھی چپ کر تمام ہندوستان میں شایع ہو گیا ہے
اور اسی طرح ایک رسالہ جناب سر آمد علمای روزگار
مولانا محمد علی صاحب پٹواری نے نیاز نامہ کے جواب میں نیت
رہنم کیا ہے کہ جس سے جناب صفدر علی صاحب کی دہوکا دہی
اور بنی علمی اور کم فہمی خوب ثابت کی گئی ہے اور تمام
پوادر یگانگ اوسے دیکھ کر حق ہو گیا ہے اور ہاتھ پاؤں
پھول رہے ہیں اور نیاز نامہ کی خوب مٹی خراب ہوئی

۱۰
اغلب ہے کہ اخبار مشور محمدی میں رسالہ مذکور کے کچھ مضامین
چھپ کر پوادر کو شرمائیں گے اور نیاز نامہ کے اخلاط جلد لوگوں پہر
شکستہ ہو جائیں گے۔ جائز تعجب ہے کہ اب تک تو پادری
صفدر علی اور اوس کے ہمشیریوں نے بہت کچھ اپنا فخر دکھایا مگر
اب کوی اوس کے جواب الجواب میں قلم اوشہانی تو ہم جائیں وہ
کیا کہے یا تو بایں شورا شوری یا بایں بے نمکی عیسائیوں کا کوی
رسالہ باقی نہیں رہا کہ جسکا جواب علمای نامدار اسلام نے
تحریر نہیں فرمایا بلکہ ایک ایک رسالہ کے دو دو چار چار جوابات
لکھے گئے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر عیسائیوں کے جھکی چوٹ کے پیر
اور ہاتھوں کے طوطی اوڑ گئے ہیں سچ ہے کہ دوع کو فروغ
نہیں کاغذ کے ناؤں سدا بہتوں کاٹ کے ہڈیا ایکبار
چڑھتی ہے شعر یہ کہ گردن بد عوی افراز و خوشن
راگردن اندازد۔ اراقم ایم ایم از جالندہر
بقیہ جواب نیاز نامہ

ای دوستو متوجہ ہو اور کچھ کیفیت قرآن مجید کے جمع اور تیرتب
کی سنو مخفی نہ رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام معجز نظام میں فرمایا
ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لایقظون۔ یعنی بیشک ہم نے
اوتارا قرآن مجید کو اور ہم بہ تحقیق اوسکے نگہبان ہیں اس
آیت میں تصریح خداوند تعالیٰ قرآن مجید کے حفاظت کا
وعدہ فرماتا ہے اور اوسکے نگہبانی کا ضامن ہوتا ہے مقام غور
ہے کہ جس شئی کا حافظہ نگہبان خداوند کریم ہو پھر کسی کمال
ہے کہ اوس میں تغلب اور تعریف کر سکے اب دیکھنا چاہئے کہ
اوس حافظہ حقیقی نے بعد اس وعدہ کے حفاظت قرآن

۳. جلد اول سلسلہ ۲

کے کیا کیا سامان کی اول اپنے بنی برحق سے فرمایا ان
علینا جمعہ و قرآنہ بیشک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور
پڑھنا اور پھر ارشاد ہوا سنقر تک فلا تنسی قریب ہر کہ ہم پڑھیں
گے تجھے ای محمد پس فہو یلکایعے جس قدر ہم اپنا کلام بوسطہ
روح القدس کے پڑھیں گے اسے تو نہ بولے گا کیونکہ اگر تو بول
جاؤ تو تمام و کمال ہمارا کلام خلقت کو نہ پہنچو اور ہمارے خلقت
میں خلل آجائے اور جسوقت کو می آیت یا سورت نازل ہوتی تھی
تو چند صحابہ کا تہان وحی مقرر تھے کہ اسے لکھ لیا کرتے تھے اور
زبانی بھی یاد کرتے تھے یہاں تک کہ بہت تہوڑے و عرصہ میں قرآن
مجید پھیل گیا اور سیکڑوں صحابی حافظ ہو گئے چنانچہ حضرت
کے روبرو سیر معونہ کی لڑائی میں شہر قرآن صحابہ شہید ہوئے اور بعد
حضرت کے خلیفہ اول کے عہد میں میلہ کذاب لڑائی ہوئی اور
اوس میں بھی اسی قدر صحابہ شہید ہوئے جس طرح صحابہ میں یاد
کر لیا چہر چاہتا اسی طرح جنہیں کچھ لکھنا آتا تھا وہ اس کے کتابت میں
مشغول تھے اور برابر نقلیں ہوتے جاتی تھیں اب اس بات کا ذکر
کیا چاہتے ہیں کہ تہوڑے عرصہ میں اس قدر لوگوں کا یاد کر لینا کسوجہ
سے تھا یہاں پر مختصر دو وجہ بیان کی جاتے ہیں اول
یہ کہ ماہرین تواریخ اور فو مشور پر ظاہر ہے کہ اسوقت میں اہل
عرب کی عادت تھی کہ عمدہ مضامین تاریخی حالات اور اشعار و
قصاید نربانی یاد کرتے تھے اور چونکہ وقت شروع قرآن کے عہد
میں شعر و شاعر کا نہایت چہر چاہتا اور ہر شخص اس کمال کے پیدا
کر لیا کرتا تھا اور بسبب اس کمال کے ایک دوسرے پر فخر و مباہلات
کرتا تھا اسوجہ میں ایک عرب کو کلام فصیح نہایت عزیز تھا اور ہر

شوق سے اس کو کلام کو یاد کیا کرتے تھے پس جسوقت قرآن
مجید نازل ہونا شروع ہوا تو اہل عرب اس کے فصاحت و
بلاغت و بیکر لوٹ ہو گئے اور جس کلام کو وہ نہایت فصیح و
بلیغ سمجھتے تھے وہ اس کے سامنے بالکل گرد ہو گیا اور منہ خف
رینز و بکی جو اہر کے روبرو بے قدر معلوم ہونے لگا اور ساتھ
اس فصاحت کے وہ عمدہ مضامین پر عمل کر کے کانوں نے نہ
نے نہ کیے انہوں نے دیکھ کر تو وہ لوگ نہایت ذوق و
شوق سے اس کلام کے طرف توجہ ہوئے اور مطابق اپنی خواہش
اور اقتضا و طبع کے اسے یاد کرنا شروع کیا شعر اور
شایقین فن ادب کا نظم و نثر فصیح کا یاد کرنا کچھ اسے زمانہ
اور اوس میں لوگوں پر منحصر تھا بلکہ اب تک یہ تہوڑا جاری
ہے جو لوگ نظم و نثر فارسی یا اردو کا شوق رکھتے ہیں
وہ ہزاروں شعر استادوں کی یاد کرتے ہیں اور جنہیں عربیت
کا شوق ہے وہ سیکڑوں اشعار عرب و رقی رمان مقامات
حضر کے مقامی اور دیوان تنبی اور حماسی کے اشعار وغیرہ
نظم و نثر یاد کرتے ہیں اسی طرح اسوقت کے لوگوں کو خیال
کر لینا چاہئے وہ وہم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صحابہ کو لکھنا اور پڑھنے کی ایسی ترغیب
دلائی کہ ہر شخص مطابق اپنی ہمت کے اس کے لکھنا اور پڑھنا
اور یاد کرنے میں نہایت کرنے لگا صحیح بخاری میں حضرت
عثمان سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حرم من تعلم القرآن وعلمہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر تم میں وہ شخص ہے جو سیکھے

قرآن کو اور سکھاؤ و فرماؤ ایک تو پہلی ہی لوگوں کے نصاحت
کو دیکھ کر اوس کے شائق ہو گئے تھے اور پھر حضرت زینب کی تربیت
و پرورش تو ایسا مشتاق ہو گئے تھے کہ ایک بار رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے رمضان مبارک میں بسکو نماز میں قرآن مجید پڑھا تو
کیا تو اس قدر صحابہ کا ہجوم ہوا کہ مسجد میں گنجائش نہ رہی آخر کار
تیسری یا چوتھی روز بسبب ایک مصیبت کے حضرت تشریف لاؤ اور
صحابہ اگر جمع ہوئے اور بسبب کمال شوق کے حضرت کو جھانکتے تھے اور
ایک تشریف لائے مگر نظر تھے اور جناب یاری کا یہ بھی حکم ہوا کہ نماز
میں قرآن مجید پڑھا جاؤ و بغیر اسکے پڑھو نماز نہ پڑھو و نہین وجوہ
کے باعث قرآن مجید کا اس قدر رواج ہوا کہ لوگ اپنے لٹکون
اور عورتوں کو یاد کرانے لگے اور جو کوئی ایمان لاتا اسکے
اول ایسا سکھاتا اور جس طرح قرآن مجید صحابہ کو دل و دہن پر
نقش تھا اس طرح لکھا ہوا بھی موجود تھا مگر ایک جگہ مرتب
نہا جا بجا اوراق و غیر پر لکھا ہوا تھا بعد وفات حضرت سرور
عالم کے خلیفہ اول کے عہد میں جنگ بھاری میں بیت قرآن
شہید ہوئے اس وقت حضرت عمر کو الہام ہوا کہ قرآن
مجید کا جمع کرنا چاہئے اونہوں نے حضرت صدیق اکبر
سے کہا صدیق اکبر نے اول تو یہ جواب دیا کہ جو کام
رسول اللہ نے نہیں کیا ہم نہیں کر سکتے پھر جب کئی مرتبہ حضرت
عمر نے کہا تو حضرت صدیق اکبر کہتے ہیں کہ اللہ نے میرا
بھی سہیہ کہہ دیا اور اسکو خوبی کا کشف ہوا اسکو بعد
حضرت صدیق اکبر نے قہد کیا کہ جو قرآن جا بجا لکھا ہوا
ہے ایک جگہ بچھڑے ہوئے مگر اندازہ احتیاط اور دور

اندیشی کی نہ تو خود جمع کر نیکی تکفل ہو ہی اور دو ایک
شخص کی یا د پر ہی اعتماد کیا بلکہ زید بن ثابت جو حاکم
کلام اللہ اور کاتب وحی تھے امر فرمایا کہ قرآن مجید
جہان جہان لکھا ہوا پائو بسکو ایک جگہ جمع کرو اور جہان
کہیں پر چہ لکھا ہوا ملے اور وہ شخص شہادت دین
کہ یہ پرچہ نبی علیہ السلام کی رو برو کا لکھا ہے اور
لکھو لو مخفی نہ رہے کہ وقت جمع کرنے کے بہت سے حافظ
قرآن موجود تھے جن کے رو برو قرآن مجید جمع ہوتا
تھا اور خود خلیفہ اول اور ثانی جنہوں نے جمع کر لیا
امر کیا تھا اور زید بن ثابت جمع کرنے والے بھی حافظ
نہی اونکو اس بات کی اصلا حاجت نہ تھی کہ لکھو رو
پر کسی شہادت طلب کریں کیونکہ جمع کرنے والے
اوس لکھو روے کو دیکھ کر خود جان سکتے تھے کہ
یہ آیت قرآن ہے یہ امر محض واسطو کمال احتیاط کو ظہور
میں آیا فقط - باقی آئندہ راقم محمد علی

اشتہار و شکر یہ

رسالہ تصحیح التاویل مرسلہ جناب سید نصرت علی صاحب
سکرٹری انجمن اسلامی دہلی ہمارے پاس آیا پیش انجمن ہوا
بعد شکر یہ اور اگر نیکو اسکا اشتہار و راج اخبار کر نیکی حکم ہوا لہذا
اشتہار دیا جاتا ہے کہ یہ رسالہ تصحیح التاویل نام و در جواب تفسیر
لکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین نہایت ہی خوب ہو
مصنف احکم ایک شہر عالم امام فن مناظرہ اہل کتاب جناب
مولوی سید ابوالمنصور صاحب مدظلہ میں لایق دیدہ اور

تمام معسر بنکدور و مطبع بحر الاسلام سعلق زمرہ اجابیا تمام محمد عبد المجیب سکریٹری طبع شد

کے بعد جلد میں پھر دیکھ کر فرست کر لیا تو آؤ میں جن صاحب کو اس کتاب کی خریداری منظور ہو رہی ہے ان کو اس کتاب کی قیمت ۲۵ روپے کا رقم زمرہ اجابیا میں دینا ہے

ہندوستان میں ان کے وعظ و نصیحت اور اعلیٰ کوشش سے کچھ
 نوجوانیں نکلا جانے لگا اتفاق وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بڑے معاملہ کو ظاہر
 کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اب تک ہندوستان میں ہمارے کوششوں سے کچھ فائدہ
 نہیں نکلا کیونکہ ہرست اپنی قدیمی دستور کے موافق ویسی ہی رہتے ہیں
 معلوم ہے کہ کسی نے ہندوستان میں جوڑا لگا دیا کسی چوڑا ابھی ہو تو
 اعلیٰ قوموں میں سے نہیں اور اگر ہر نام کسی پر کچھ اثر ہی تو ظاہر
 ہے حقیقت کچھ نہیں ہو اور اگر خاص مسلمانوں کو دیکھتے ہیں تو
 ان میں نام کو ہی اثر نہیں ہوا ہر وہ بہ نسبت اور دن کو زیادہ
 مضبوط بن رہا ہے علامہ اس تحریر کا ہر جو بند پیرٹ ڈل گیا جس سے
 اون پادری صاحبوں کی رائے معلوم ہوتی ہے جو خاص اسی طرف
 سے ہندوستان کی فکر کرتے ہیں پس ہمارے دانستہ میں یہ ایک
 بڑی خوشی کی خبر ہے جو ہر قوم کی حاسان مذہب کو بڑا اطمینان بخشتی
 ہے اور جو فقرہ ہماری رائے میں شبہ صاحبوں کی رائے کا تہ اور
 نکلے ہو سکتا ہو اور جو ہمارے نزدیک ان سے فرد گذشتہ ہو گیا ہو
 وہ بہرے بلکہ اس تمام وعظ و نصیحت اور کوششوں کا اٹکا اثر ہو گیا ہو
 آج کل بہت ہی شریف اور معزز انگریز برابر مذہب عیسوی کو چھوڑ
 کر مسلمان بننے لگے ہیں اور مذہب اسلام کو طرف مایل ہو رہے ہیں حالانکہ
 مسلمانوں میں کچھ بہت بڑا اہتمام اسکا نہیں ہے کہ گلی کوچوں میں
 برابر وعظ و نصیحت کرنے پر ہیں اور اگر وہ یہ کوشش کریں تو
 کچھ عجب نہیں ہے کہ بہت جلد اسکا اثر پہلے ہم یقین کرنے میں کہ جو فقرہ
 ہم نے لکھا ہو اگر وہ شبہ صاحبوں کی رپورٹ کا خبر ہو تو نہایت
 وفات کر سکتا ہے اعلیٰ کیفیت معلوم ہو جاتی
 پادری صاحبوں کی مذکورہ رائے سے ایک دانشمند آدمی چند قسم

کی باتیں معلوم کر سکتا ہے جب اول یہ بات ہے کہ اب پادری صاحبوں نے
 اس بات کا اقرار کر لیا کہ انکو ہندوستانیوں کے مذہب کی نسبت نہایت درجہ کا
 اہتمام ہے جس کو وہ بڑے معاملہ کے ساتھ بغیر فرماتے ہیں اور اسکی فکر کو اپنا
 بڑا فرض سمجھتے ہیں دوسری یہ کہ گمان ہوں کہ نسبت کوشش کی مگر اس کی ضرورت
 میں ہی کوئی اثر ان کی کوشش کا نہیں ہوا تیسری یہ کہ ہندوستان کی
 رعایا کو اس خبر کے دیکھنے کے بعد اپنے مذہب پر زیادہ مستحکم رہنے کا خیال
 ہو گا اور عام پادریوں کو اپنی کوشش میں ضرور مایوسی ہوئی ہوگی۔
 اس خبر میں سب سے زیادہ لحاظ کے قابل یہ فقرہ ہے کہ جن پر ہرگز اہت
 اثر نہ ہو ان پر ہی صرف ظاہری ہے اثر جو حقیقت میں کچھ اثر نہیں
 ہوا اس فقرے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ چونکہ مذہب باب میں رعایا سے
 ہندوستان کو جو وہ ہمیشہ اس قابل ہی کہ گورنمنٹ اسکو ملحوظ رکھے اور
 انتظامی امور میں کہیں اس جانب توجہ نہ کرے جو رعایا کی مذہبی رنجش کا باعث
 ہو کیونکہ جب وہ اپنی ایسے خیال میں ناحقانہ وعظ کے اثر کو دل تک نہیں
 پہنچنے دیتے تو وہ انتظامی صورت میں کب اس بات کو پسند کریں گے کہ ان
 کی مذہبی حفاظت نہ ہو کیونکہ اسکی ایسی بھنگی سے صاف ظاہر ہے کہ وہ
 اس باب میں کسی طور سے مست نہیں ہوتی بلکہ وہ انشیوٹ کرنا

بیل کی ترمیم

ابکہ ترمیم میں تمام ہوا : اٹھ گیا اعتبار بیل کا : صاحب دی حقیقت
 بحوالہ انگلش سٹیل ۲۳ اپریل ۱۸۷۵ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ بیل
 کی ترمیم کے لئے جو کمیٹی مبنی ہوئی ہے اسکا بانیسوان جلسہ سوان
 جلسہ میں وہ کتاب یعنی بیل مشوہ اول سے تیسری جماعت تک ممبران
 کمیٹی کو جمع کر کے پین رائے صاحب دی حقیقت کو صاحب ضاکر کلام کے معجم
 کرنے کے لئے کمیٹی مبنی ہوئی منشور محمدی ہمارے ہم معر پادری صاحبان

کو زدہ ہو کہ آپ صاحب مشہر ہم لوگوں سے پوچھا کرتے ہیں کہ
 میں کس زمانہ میں تم لکھ لکھ کر لکھ لکھ کر لکھ لکھ کر
 یہ کام ہوا چنانچہ نور افشان نمبر ۲ جلد ۲ میں جو بامعنیہ تمہریف کا
 چہا ہوا ہے اور سکر ذیل میں یہی کو سے سایل صاحب سار محمدی
 عالموں سے یہ درخواست کرنے تھے کہ کب اور کس سے اور کہاں
 انجیل کی تبدیلی ہوئی اور اسکے ساتھ یہ بھی اوسین کا معنی دیا
 ہے کہ باوجود اسکے اسی انجیل میں لکھا ہے کہ جو کوئی اوسکو کم و
 بیش کرے سولہوں ہے کس طرح اوسہونے ایسا کام مفایدہ اور
 مندوں بنائیوالا سرزد ہوا الخ۔ سواب حضرت صاحب سوال در
 خیال فرمادین کہ ایسا کام مفایدہ اور خلاف حکم جناب مسیح کس سے
 سرزد ہو رہا ہے اور کون سور و عتاب ہو۔ حق تو یوں ہے کہ آپ
 بذریعہ نور افشان کیوں دہائی نہیں دیتے تاکہ ممبران کیٹی اس
 ترسیم سے باز آویں ورنہ وقت گیمانا تہ نہ آئیگا اور یہی ترسیم ہوتا
 ہوتا تمام ہو جائیگا سو فہم ہاں نزدیک یہ بہتر ہے کہ آپ اپنے اجا
 عجوبہ و زکار میں یہ آیات تحریر فرمائیں اور ممبران کیٹی تک پہنچیں
 دیکھو مکاشفات ۲۲ باب ۱۹ دس کیونکہ میں ہر ایک کو جو اس کتاب
 کی نبوت کی بابتیں مستحکم ہو گیا ہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی نہیں
 کچھ بڑا دے تو خدا ان آفتوں کو جو اس کتاب میں لکھی ہیں اسی
 بڑا دے گا ۱۹ اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے کچھ
 نکال ڈالے تو خدا اسکا حصہ کتاب حیات اور شہر تھیں اور ان
 باتوں سے جو اس کتاب میں لکھی ہیں نکال ڈالے گا۔ پھر دیکھو سستی
 کی انجیل ۵ باب ۱۸ مگر کیونکہ میں تمہیں مسیح کہتا ہوں کہ جب تک
 آسمان و زمین ٹل نہ جائے ایک نقطہ یا شوشہ تو ریت سے ہر گز

نہ بنایا گیا ہو گا کہ سب کچھ پورا ہو۔ کیوں ہی حضرت نکلا
 یہ پیش خبری تو جناب مسیح کی پوری ہوئی کیونکہ منسل خدایہ
 زمین و آسمان نوٹل نہیں کیا بدستور قایم ہے مگر جہاں اوسوں
 ہے کہ ایک نقطہ یا شوشہ تو ریت کا اور کنارہ دیہان تو ریت سے
 ناپ چل ملتی چلی جاتی ہے اور اگر اسی طرح میرے حسب خاطر یہاں
 منور انجیل ترسیم ہوتی رہیگی تو ہر کوئی یقین و اطمینان سے زمین و آسمان
 کے ٹپنے سے کمزور ہو جائیگا کہ ایک نقطہ یا شوشہ سب ٹل
 کے ٹپکا فے لگے گا اور مکاشفات کے آیات مذکورہ بالا میں
 جو لکھا گیا ہے کہ خدا اسکا حصہ کتاب حیات اور شہر تھیں سے
 نکال ڈالے گا سو اسکا حصہ تو نکلتے نکلتے نکال ڈالے گا اس کتاب کے بابتیں
 تو نکلتے جا رہے ہیں۔ خیر اسے یہی چاہی دینی الحال جو ناجائز قرار دیتا
 ہے حقیقتہً انہیں ہی تو جناب مسیح کی پوری تعلیم اور سار کام
 لکھ رہے ہیں کہ کیونکہ خود یوحنا حواری اس بات کا مقرر
 ہے دیکھو یوحنا کی انجیل ۲ باب ۵ جس پر اوہ بیت سے کام
 میں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جلتے تو میں گمان کرتا
 ہوں کہ کتابیں جو لکھے جائیں عیناً میں نہ سما سکیں۔ چونکہ
 تمہریف مذہب عیسائی میں قدیم سے جلتی رہی ہے اس لئے اب
 ہی حضرات پورا حصہ مجموعہ میل کو روز بروز تمہریف کہہ جاتے
 ہیں بلکہ اندونون مزید برآں ترسیم ہو رہی ہے سب جان اللہ
 اے طرح ہمیشہ صحت نام رکھ کر الفاظ بدلتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں
 ہم لوگ اشارات یا اشارات نکالتے ہیں انکو تو ضرور ولابد
 بدلتے ہیں چہ کتابیں چاہے کے مقابلہ کرنے سے ان حضرات
 مصلح صاحبوں کی دست کاری اور اصلاح مذہب عیسوی

کی بخوبی ہر ایک صاحب کو معلوم ہو سکتی ہے مصرعہ مانہ کنگن کو اتنی
 کیا ہے : طرفہ جابر ایہ ہے کہ پھر مسلمانوں کو چیتے میں کہ تو خیر کب
 سولی اور کس نے ترمیم کی اور کس واسطے کی ۔ ہم اس کے جواب میں کہتے
 ہیں کہ ہمیشہ سے ہوتی رہی اور اب بھی روز بروز ہوتی ہے اور
 تہار و بزرگوں نے اس میں کمی ہے اور صرف صراحت اور
 عباد اور نصیب ہوتی ہے کتب مصنفہ اہل اسلام میں بھی تعریف
 کر کے حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کی منت نکال دیتے ہو بلکہ انہیں پر بھی مانہ صفائی کا پتہ
 ہو سو اب آپ ہی ذیل ہو ذیل میں مسجودہ لکھو کہ جو امر ہمارے
 کتابوں کی تعریف کا باعث ہے وہی نوریت و انجیل کا باعث ہو
 چند عرصہ کے بعد اب ہر پرسل ترمیم ہونے لگو ہے ۔ مطلب ہے کہ ایک
 دفعہ انشاء اللہ تعالیٰ ترمیم و اظہار خواہ ہو گی تہنیت و کفارہ وغیرہ
 مسا مشلیات میں خوب چمان میں کی جائیگی تین اقاہیم ایک خدا
 پرستی کی کوئی لحاظ فرما گئی کانہ کے گرد و چارہ سے پہلے پہل سہل ہوں
 گئی ہو کہ بزرگوار اپنے اعلان و اخبارات کے مطلع فرماتے تو
 اس ترمیم کے معاملات میں حتی الامکان ادب میں مدد و پونجائی
 جاتی اور بتایا جاتا کہ فلان فلان بات ہے اللہ ہم معلوم ہونے
 میں اگر ان کی ترمیم کئے جائے تو بہت اچھا اور بہت بہتر اور بہت
 اس سے کہ غضب یہ وہ بار کتا ہے کہ جناب درمی صاحب
 ہا یہ عرض کو تعارف خیال فرماتے میں بشرط زندگی اس
 سادہ میں کہی ایک آدمی ہمارے مکمل لکھا جا گیا ۔ آدم
 ہر سہرے صبح چند بات باعث عدم گنجائش یہ چاہنا
 کہیں کی مودہ کے واسطے لکھے جاتے ہیں کہ جسے خدا تعالیٰ

لا تبدیل ولا یسوت وہے ماتہ کا شکل کو تر اور لگ کے انجمن ہو چکا
 اور سنگ لٹم و عقیق کا سا بطور ادوار سیح کے وجود میں آنا اور دنیا
 کو پیدا کر کے پچانا اور انسان کی صورت میں نہنڈ کے وقت میں آنا
 اور حضرت آدم علیہ السلام کو پکارنا اور اسرائیل وغیرہ انبیاء کو دیکھائی
 دینا کفر و ہونا اور پھر شخص معلوم کا یعقوب سے کشتی لڑنا اور آخر کار رہنا
 یہ سب باتیں قابل ترمیم میں چنانچہ دیکھو کتاب پیدائش ۳۲ باب ۴
 و ۳۳ حدس یعقوب سے کشتی پر پیدائش ۱۱ باب ۴۴ تک خدا کا واسطہ
 دیکھنے میں کچھ آنا اور دیکھو پیدائش ۳ باب ۲۲ آدم نیک و بیک سچا پن
 میں ہم میں سے ایک کے مانند ہو گیا انتہو ۔ پیدائش ۳ باب ۹ و ۹
 خدا کا یاعین آنا ۔ پیدائش ۹ باب ۹ خدا کا پشیمان ہونا کتاب
 یرسا ۴ باب ۲۴ ہی مکاشفات یوحنا ۴ باب ۲۴ نیک و بیک یرسا
 ۴ باب ۲۴ پریم کے مانند ہو چ ۳ باب ۷ سطر ۱۲ یرسا ۴ باب ۳
 یرسا ۴ دیکھو یرسا ۷ ۳ باب ۱ سے ۹ تک ۔ یوحنا کی انجیل ۱۰
 باب ۷ سطر ۱۲ جو راہ و را کو تہی پھر دیکھو گلا یون ۳ باب ۳ سطر
 ۱۲ کلب میں مایضا ۳ باب ۱۰ سطر ۱۰ حلاطین ۱۱ باب ۱ سے ۱۰
 تک سلیمان کات خانہ بنا نا پھر دیکھو ۲ سمویل ۹ باب ۲۱ سطر ۱۰ و ۱۰
 اگر خدا کے نام پھر دیکھو گنتی ۳ باب ۱۸ و ۱۱ اور دیکھو نامہ ایزرا
 کو ۱۱ باب ۲ سطر ۱۰ کا کفر و ہونا ۲ سمویل ۱۱ باب ۳ سطر ۱۰ و ۱۰
 ۱۱ باب ۲۳ عورت بنا ۔ پیدائش ۱۱ باب ۲۳ پھر دیکھو پیدائش ۹
 باب ۲ نوح کا شراب پینا ۔ پیدائش ۹ باب ۲۱ سطر ۱۰ پھر پیدائش
 ۱۱ باب ۱۰ و ۱۰ تک ملاحظہ فرماؤ اور جہان گسہ ہو کر ان بات
 کو دل کو لکھو ترمیم کو دیکھو و اعطان دین سے جو ان بات کے بیان
 سے باہر ہو کہ غیب بھارت ہو چائی میں اور کیا ہو چکا ہو چکے

ہر ایک منادی کرنے والا مبراہن کینی کی سر کو دو عاقلین دیکھ کر اپنا
دوبند اچلائی۔ اب ہم نہایت افسوس کر رہے ہیں کہ انہوں نے جو اس کا
جانتے ہیں کہ چند اعتراضات جو مسوق الذکر میں اگر کینی اپنے توجہ
فرمانی گئی تو یہ بھی ہمارے ماتھے سے جاڑ دین گئے اور یہ سب
بہر کسی اور سابق میں نہ پایا جائے گا۔ اسی حین میں ہمیں
دیر کے بعد یاد آیا کہ اس معاملہ میں اتنا تردد کرنا ہمیں عیب ہے
کیونکہ اس کتاب کا اصل اصول ایسا ہوا ہے کہ اگر لاکھوں کمیناں
اسکی اصلاح کر لیں ہر روز بیسٹین تو یہ زندگی کی کیا اس کے مانند
کبھی سفید نہ ہو۔ بلکہ اسے تریم ہو و بعد تریم کی بہر کچھ اور ہی
رنگ کہلیگا شمس کیا بدلتا ہے جہاں لیل و نہار
آج کل تصنیف و محی کر دگار بہر دین بد بوشر ابون ہر بھرا
ہوا و اکس طرح الحان خدا بہ جرم ہے دیکھو بدلتا نام کا
آپ کہہ کر لیتے ہیں نام خدا

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

منشور محمدی یہ بات انبیاء پر ربط کیا ہے کہ جو کہ انکو وحی
اور الہام ہوتا ہے وہ مقدس لوگ اس بند و گنجو کرتے ہیں عیسویوں
کو الہام کو کچھ علاقہ نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ خدا میں انجیل خدا کا کلام
بقول اس کے خدا و نیامین آیا اپنا پروردگار کے سنایا پھر الہام کہہ رہا۔
الہام کے لائق بندہ ہر خدا شاید پادری صاحب دوسروں کی
بات نقل کرتے ہیں نابینا حاصل عسائی لوگ الہام سے راہ
نہلا سکتے ہیں نہ عقل سے بلکہ انکو وہم ایک راہ بتلائی ہے اس میں
حیران ہیں اور رجا بالغیب ہم کہہ رہے ہیں چاروں طرف بینک
رہیں الواہمۃ الخلاق الاکبر جو جانا سو تر اٹھا ہے بندے کو خدا

جانے بتلانا پورا اس کے نزدیک ہر کام نہیں الہام و وحی سے
سب دور ہیں الہام کی کتب سے سر فہمے ہیں لفظ
لکھتے ہیں ہدایت المسلمین ہمارے بیڈائیں یوں ہے
کیسے ایک آدمی اپنی قدرت سے اپنی شکل پر پاک اور یگانا
فرشتوں سے افضل پیدا کر کے اسی زمین پر مکہ حرم میں
پل لگا کر اس میں چھوڑ دیا تھا اور اسکی حل لکھ کے لہو ایک
صحت پیدا کر کے اسکا منہ کر دی تھی اور میں انکو کو فعل عجا
کر دیا تھا اس اور اسکی جو روئے میری نافرمانی کی بھڑاؤں
کیا میری رحمت سے دور جا پڑا پاک سخا پاک افضل سے رول
بن گیا تم سب اسی درخت کے پہلے ہو اسی لہو دیکھ میں پہلے ہو
اب سوچو کہ یہ بڑی سیاری ہم کسی طرح ہی بد و ن الہام کو
فتح ہو سکتی ہے ہرگز نہیں منشور محمدی اپنی صورت پر جو
نشا بیات سے یہ تو توریہ کی بات ہے نہ تمہارا عقیدہ کیونکہ
تمہارے عقیدے میں حضرت عیسیٰ خدا کی صورت ہر نہ ابو البشر پھر
جتنے مذکور باتیں ہیں حضرت عیسیٰ پر جایا جانے حضرت آدم پر
فاعل قحار کا لفظ مسلمانوں کی کتب سے سر قہ کیا ہوا ہے
جہاں اسکو اپنے فعل کا قحار بنا دیا تو نافرمانی کی بات اور
ناراض کرنے کی بات اور رحمت سے دور جانے کا مقدمہ
اور پاک سے ناپاک بننے کی بات اور افضل سے ارذل
بن جانا کس طرح ہو سیکے گا پھر اس درخت کے پہلے میں ہی
وہی تاثیر آویلی نو دیکھ میں پر نے کو یہ نہیں جو چلے ہو
کر لو بولنا پھر دیکھ میں ڈالنا یہ تو صریح لامہر مان اگر کسی
بات سے رب العزت سے منع فرمایا اور آدم و حوا اس

سب سے بڑا کس کا ہے امداد میں فساد کس کی طرف سے شروع ہوتا ہے جواب میں شمس الاخبار کے ناظرین صاحب الفضل کیسے نقل کی نیچے اول کھن شمع بنطین کتاب جیل بکر کس بازاروں میں مانتہ ہلا کر نوین مذاہب ہندو اور مسلمانوں کی شروع کرتا ہوا کھن مسلمانوں کے انبیاء اور اولیاء اور ہندوؤں کے آثار کی بی ادبی اس کس مانتہ کہو لکھنا ہے باہر لا چاری کوئی مسلمان یا ہندو اس کا مانتہ بند کرنے کیواسطہ کچھ بولتا ہوا حدیث پر مبرک مسلمانوں ہندوؤں کے لکھ جو کچھ وہ مانا ہوتا ہے یہ حوصلہ مسلمانوں اور ہندوؤں کا ہوا جو عیسائیوں سے استفادہ رکھتا ہے اور باہر ہندوؤں اور ہندوؤں کے کہوت کی طرح ہیں اور پھر حضرت کھن کسٹ یا پادری صاحب کو سلام کر کے گھر کو چلے جائیں بسلا صاحب غور فرمائے کہ کون صاحب اس منادی اور آزادی کی تمناہ من سے پاتا ہوا اور کس کی بال بچہ اسی پیشہ کی طفیل پر ہندو پلے میں اور کون و نرات بذریعہ رسایل اور اخبارات اور وعظ و منادی وحشت ناک کے حاکم و محکوم کے دلوں میں تباہی مکی و التا ہوا کون محبت و التیام کو مٹاتا ہے اور پاکٹ پلکون پنکر کون صاحب لوگوں کے نقل و تار ہے ماسوا تو میں کی کون صرف خشک انجیل کی وعظ ملتا ہے باین ہما اب ناظرین فرمادین کہ یہ کس کا قصور ہے قول اور ہم شک جانتے ہیں کہ جتنا مسلمان عیسائیوں کو ستاتے ہیں اگر اتنا عیسائی اد کو ستاتے تو ضرور ملک چور کر بیگ جاتے جواب کیوں نہ ہو چرنا شدہ شیک

سار سہا نس

جو کس داڑی میں نکلا

علامہ زمان صاحب ہنر مشور محمدی دام برکاتہ

تسلیمات کے بعد گزارش ہے کہ شمس الاخبار لکھنؤ نمبر ۱۱۱ جلد ۱ راقم کے سر و مطالعہ میں آیا اور میں ایک مضمون بلاغت مشون مسی بہ جوری وسیعہ زوری بنجنا خلاق مجسم جناب المس صاحب دیکھا گیا اگرچہ صاحب عبارت مراسلہ جناب مولانا عبد الحق صاحب کا اپنی زعم ملک پیمان جواب تحریر فرماتے ہیں وہ جواب تو بالائی طاق رہا ہے من زعم ہے ہم لوگوں کو مسنون و شکور کرنے ہیں۔ اطلب ہر کہ مولانا صاحب جواب ابواب فی ودانی تحریر فرمایا گیا اور حضرت عیسیٰ صاحب کو چوری وسیعہ زوری کے تہیہ کر دیکھا گیا آپ سے مشتہر نور افشان میں ایک صاحب اسی مضمون پر ابوجہو ہے اب خود بدولت نے سر نکالا ہوا پہلے ہی چوری وسیعہ زوری کو چینا ڈھلا ہے جو جوابات سمجھ لیا ہوں اس کا جواب ہو خلاصہ قول لکھتا ہوں قولہ ناظرین پرہوشن ہے کہ

یہ قصور کس کا ہے امداد میں فساد کس کی طرف سے شروع ہوتا ہے جواب میں شمس الاخبار کے ناظرین صاحب الفضل کیسے نقل کی نیچے اول کھن شمع بنطین کتاب جیل بکر کس بازاروں میں مانتہ ہلا کر نوین مذاہب ہندو اور مسلمانوں کی شروع کرتا ہوا کھن مسلمانوں کے انبیاء اور اولیاء اور ہندوؤں کے آثار کی بی ادبی اس کس مانتہ کہو لکھنا ہے باہر لا چاری کوئی مسلمان یا ہندو اس کا مانتہ بند کرنے کیواسطہ کچھ بولتا ہوا حدیث پر مبرک مسلمانوں ہندوؤں کے لکھ جو کچھ وہ مانا ہوتا ہے یہ حوصلہ مسلمانوں اور ہندوؤں کا ہوا جو عیسائیوں سے استفادہ رکھتا ہے اور باہر ہندوؤں اور ہندوؤں کے کہوت کی طرح ہیں اور پھر حضرت کھن کسٹ یا پادری صاحب کو سلام کر کے گھر کو چلے جائیں بسلا صاحب غور فرمائے کہ کون صاحب اس منادی اور آزادی کی تمناہ من سے پاتا ہوا اور کس کی بال بچہ اسی پیشہ کی طفیل پر ہندو پلے میں اور کون و نرات بذریعہ رسایل اور اخبارات اور وعظ و منادی وحشت ناک کے حاکم و محکوم کے دلوں میں تباہی مکی و التا ہوا کون محبت و التیام کو مٹاتا ہے اور پاکٹ پلکون پنکر کون صاحب لوگوں کے نقل و تار ہے ماسوا تو میں کی کون صرف خشک انجیل کی وعظ ملتا ہے باین ہما اب ناظرین فرمادین کہ یہ کس کا قصور ہے قول اور ہم شک جانتے ہیں کہ جتنا مسلمان عیسائیوں کو ستاتے ہیں اگر اتنا عیسائی اد کو ستاتے تو ضرور ملک چور کر بیگ جاتے جواب کیوں نہ ہو چرنا شدہ شیک

بقیہ مضمون نیسی و بدی کی حاجت کا جواب
 قول ہے جب ہم کسی لڑکے کو اپنے یتیم خانے سے یا کسی
 مرد کو اپنے کلیسا سے اخلام و لونڈی بازی و زنا کاری
 کرنے کے سبب نکال دیتے ہیں تو محمدی لوگ خود ا بلا
 تحقیقات اور معلوم کو اپنے میں شریک کرتے ہیں
 ا قول ای ہے بیاری سالی تم جو کسی لڑکے یا
 کسی مرد کو اپنے کلیسا سے اخلام اور لونڈی بازی
 و زنا کرنے سے نکال دیتے ہو تو اچھا نہیں کرتے ہو اور
 سراسر انجیل شریف کے خلاف قدم دہرتے ہو اور
 کلیسا کرنے ہو کر کا باعث ہوتے ہو شاید اسی واسطے
 ہندوستان میں تمہارے کلیسا فروغ نہیں پایا دیکھو۔
 جناب پلوں صاحب کیا فرماتے ہیں اغلب ہے کہ وہ لڑکے
 اور مرد جن کو تم زنا کا اور لونڈی باز کہتے ہو اس تعلیم
 کے پیرو ہوں دیکھو پلوں کا خطار و مہون کو ۲ باب بہ
 درس اور ہم کیوں برائی نکرین تاکہ سلائی مانہ اور چاہے
 ہم پر یہ بہت لگائی جاتی ہے اور جیسو جیسے کہتے ہیں کہ
 یہ قولہ جارا ہو ایسوں کی سزا حق ہو ۹ پس کیا ہم برتر
 ہیں ہرگز نہیں کیونکہ ہم آگے ثابت کر چکے ہیں ۱۰ جیسا کہ
 ہے کہ کوئی راجہ نہیں ایک ہی نہیں ۱۱ کوئی سمجھدار
 نہیں کوئی خدا کا طالب نہیں ۱۲ اب گمراہ میں سب کو
 نکم میں کوئی نیکو کار نہیں ایک ہی نہیں۔ ۱۳ دیکھو جو خدا
 کی باخیز ۱۴ باب ۱۵ اور فقہ اور فربس ایک عورت کو
 جو زنا میں لکڑے گئی تھی اور اس میں لاؤ اور اسے بیچ۔

میں کھڑا کر کے اسے کہا م ای اتنا دیکھو عورت زنا میں میں
 فعل کے وقت پکڑی گئی ہو وہ مہی نے تو توریٹ میں ہکو
 حکم دیا ہو کہ ایسوں کو سنگسار کریں پر تو کیا کہتا ہے۔ ۱۵
 اور جب ۱۶ اس سے سوال کرتے رہو اس فریڈ ہو کر
 اور نہیں کہا جو تم میں بے گناہ ہو وہی پہلے اسے پتھر مار سہ
 اور پھر جیکے زمین پر لکھا ۱۷ اور وہ یہ سکے اور دل میں مرم
 ہو کے بڑوں سے بکر چھوٹوں تک ایک ایک کر کے چل گئے
 اور یسوع اکیلا رہ گیا اور عورت سچ میں کھڑی رہی ۱۸ اور یسوع
 نے بندھے ہو کر اور عورت کے سوا کسی کو نہ دیکھا اسے کہا ای
 عورت وہ تیری نالش کریں اور کہاں ہیں کسی تجھے پرتوی نہا
 ۱۹ وہ بولی امی خداوند کسی نے نہیں تبا یسوع نے کہا میں ہی
 تجھے پرتوی نہیں دیتا ہوں جا اور پھر گناہ مت کر۔ اور دیکھو
 اخطا تھا اس کو ۱۰ باب ۱۱ سطر یہ جان کے کہ شریعت کا دل
 کیواسے نہیں بلکہ بے شرعوں اور مافرانوں بے دینوں اور
 گمراہوں ناپاکوں اور شہدوں اور مایکے قاتلوں۔
 خونیں احرامکاروں لونڈی بازوں پر وہ فرشتوں
 جوٹوں اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے واسطے اور
 اون کو سوا جو کچھ صحیح تعلیم کے برخلاف ہو دے اور سکول لے ہو
 آیات مذکورہ بالا کے مطالب سے صاف صاف پایا جاتا ہے
 کہ جو لوگ کلیسا سچ سے زنا کاری وغیرہ افعال شیع کے مرتکب
 کو خارج کرتے ہیں وہ مسیح کے حکم کے خلاف چلتے ہیں کیونکہ
 مسیح نے صاف زنا عورت کو رنا کر دیا کچھ فتویٰ نہیں دیا۔
 انیسویں دولت کے نشہ میں اگر مسیح کا قول بھول گئے۔

جیسے کہ سچ سے فرمایا کہ جو تم میں سے گناہ ہے وہی پہنچے ہر
 مارا اور ہر گنہگار کے نام ہو کر ایسی غلطی
 کرنے میں آیات مستطیر میں لکھا گیا ہے کہ کوئی راست باز
 نہیں ایک ہی نہیں دیکھو اپنے آپ کو گناہ اور پاک
 صاف سب نروت اور نخت کے تصور کر کے اور دن ہر
 گناہ کے فتویٰ دیتے ہیں تب ہر طرف سے کہ سچ کے شاگرد
 کہلاتے ہیں اور دیکھو کہ شریعت کہنے جو کچھ حضرت یوحنا
 نے فرمایا ہے وہ آپ صاحبوں کو معلوم ہو گیا ہو گا پھر
 وہ لوگ اگر بے شرع اور نافرمان ہوتے تو کلیسا میں
 کیوں رہتے اور سچ نے فرمایا ہو کہ پہلے چنکر کو طیب
 درکار نہیں بلکہ سیاروں کو متی ۹ باب ۱۲ اور ابن آدم
 آیا ہو کہ کہوئے ہو وں کو دھو نہ دے لوقا ۱۹ باب ۱
 پس جو لوگ مسیحی کہلا کر ہر جناب مسیح کے برخلاف اپنا
 حکم چلاتے ہیں وہ کلیسامی مسیح سے از روئے شرع
 عیسوی بالکل نازیبا کرتے ہیں قصہ کوتاہ عیسائی
 مذہب میں نیکی و بدی کا کچھ امتیاز نہیں ہے اور جناب
 مسیح نے اکثر احکام الہی کے خلاف بہت امور فرمائے
 چنانچہ شراب جو حرام ہے اسے جو گون کو پلائی اور
 زانیہ کو تر اور بغیر چوڑ دیا افسوس ہے کہ عیسائی لوگ
 اتنا ہی نہیں سمجھتے کہ اگر نیکی و بدی گناہ ثواب فطرتی
 ہوتے تو آدم لیکر این دم سب انسان ایک ہی قسم
 کے ہوتے چلے آتے ایک دوسرے میں نیکی و بدی تمیز
 نہوتی اب ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ کل ایک صاحب

دعوات براندازی پیتا ہو اور ہر وقت غمار میں پڑا رہتا ہو
 اور ندی بازی بھی کرتا ہے آج دیکھنے میں آتا ہو کہ میل
 ماتہ میں لٹو ہوئے گرجا میں جا کر خدا کی عبادت کرتا ہو
 اور شراب کے نام سے ناک بیوں چڑھتا ہو اور ندی کی
 صورت سے اپنا مونہ پھیرتا ہے اور اپنا روپیہ
 کام میں صرف کرتا ہو کسی غریب بیچارہ نوپادری کو بطور
 خیرات من کے لئے دیتا ہو اور گرجی کی تعمیر کے لئے خیر
 میں کوشش کرتا ہو اور نیک بختوں سے بات چیت کرتا ہو
 شہیدوں کے راند کاٹتا ہے اور بد معاشوں کی راہ
 نہیں چلتا تو فرمائو کہ اگر بدی فطرتی ہوتی تو یہ امور نیکی
 کے اوس سے کیونکر سرزد ہوتے وہ تو پہلے گرجی جانیوں
 اور خدا کی عبادت کرنے والوں کو چکیوں پر اڑاتا تھا
 سوا عیاشی کی ایک جہ ہی نیک رستہ میں خرچ نہیں کرتا
 تھا تو ریت میں خدا سچ فرماتا ہے کہ با شاہ کا دل خداوند
 کے ماتہ میں ہے وہ پانی کے نالہ کے مانند جدھر چاہتا ہو
 او دھر پھرتا ہے : قطعہ خالق فل بندگان ہے وہی
 گرچہ کرنے میں ہوتا ہو سکی رضا : او سکی تقدیر اور ارادہ ہو
 کفر اور معصیت ہی ہو ہوتا : لیکر کرنے میں اوس نے نظوں
 اپنے بندوں کو اختیار دیا : نیکی سے پاؤں گزری ثواب
 اور بدی پر ملہ گی او کو سزا پیدا کرنے پر نیکی اور بدی کے
 حق پہ الزام کچھ نہیں آتا : شاہ راہ جسکو سرک کتھو میں
 ہو چھین خندق او سکر گرد سدا : پروہ بچے کو ہین نہ چلنے کو
 نا کہ چوڑی نہ رہے کوی انداز : ہے بدی خندق او نیکی سرک